مثلاً" ان کی نظم "چور اور خدا " میں اگر دنیا کی جذباتیت کو نشانہ طنز بنایا گیا ہے تو " کانٹے کے آنسو" میں محبت کی سستی جذباتیت کو رسوا کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ مگر جب وہ ان باتوں سے ذرا ہٹکر ٹھوس حقائق کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو " اجی پہلے آپ " اور " ملاقاتی " جیسی نا قابل فراموش تخلیقات معرض وجود میں آنے لگتی ہیں اور طنز کی نشتریت تیز سے تیز تر ہو جاتی ہے ۔ لیکن اس سلسلے میں راجہ صاحب کی بہترین نظم "ایک چہلم پر " ہے جس میں انتہائی خوبی اور جرأت سے سماج کی بعض دلچسپ رسوم کے مضحک پہلوؤں کو بے نقاب کیا گیا ہے ۔ ہماری دانست میں اس نظم کی حیرت انگیز کامیابی کا بڑا راز ان ناہمواریوں میں بھی ہے جو "بڑی بی " کے الفاظ اور کردار سے پیدا ہوتی ہیں :۔

" بہت خوبصورت بہت نیک تھا وہ ہزاروں جوانوں میں بس ایک تھا وہ "
"کسی سے بھی رکھی نہ اس نے عداوت کہ پیشہ تھا اس نوجوان کا شرافت "
"نماز اک بھی ہرگز نہ اس نے خطا کی شب و روز کرتا عبادت خدا کی "
"ہمارے محلے میں وہ جب بھی آتا خدا اس کو بخشے ہمیں مل کے جاتا "
"نہ رو رو کے یہ حال ہوا ہے دلہن تو نہ کر اس قدر آہ رنج و محسن تو "
"وہ جنت میں خوشیاں منائے گا مت رو وہ حوروں سے اب دل لگائے گا مت رو"
"وہ آخر میں بھی تو تھا جاں سے پیارا مگر دے لیا ہم نے دل کو سہارا "
"نہ کریں اتنے نہ رو اتنا پیاری ہمارے کلیجے پہ چلتی ہے آری "

———